Paper Code :- CC-12 /AR-303 Dr. Shabnam Fatma

Topic :- Rabeta Aalamiah Ke Aghraaz-o-Maqasid

اس انجمن کا خاص مقصد مہجر یعنی غیر
وطنی علاقوں میں رہ کر عربی میں معیاری ادب کی تخلیق
تھا۔ اسی لئے اس کے خاص دستور میں یہ بات
مذکور تھی کہ اس انجمن کے ادیبوں کا کہنا تھا کہ
عربی تحریر کو ادب نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہر مقالہ
نگار ادیب کہلانے کا مستحق ہے بلکہ ادب اور
معتبر ادب وہی ہے جو اپنی روشنی اور ہوا جیتی جاگتی
زندگی سے حاصل کرے۔ ادیب اور قابل احترام ادیب
وہی ہے جو لطافت احساس اور دقت فکر میں

دوسروں سے ممتاز ہو، زندگی اور اس میں رونما
ہونے والی تبدیلیوں میں صحیح اور صحت مند نمائندگی
کرنے کی بھرپور صلاحیت ہو اور زبان و بیان پر
ایسی قدرت رکھتا ہو کہ اپنے ماحول میں اپنے تاثرات
کا مؤثر انداز میں اظہار کر سکے اس کے مقاصد میں
اصحاب قلم کی تخلیقات کی اشاعت، غیر عربی ادب
کو عربی زبان میں منتقل کرنا اور بہترین مضامین و تراجم
پر انعامات دینا تھا۔

اس تحریک میں یہ بات خاص طور پر شامل تھی
کہ ماہرین فن عربی ادب کو ان جدید ترین افکار
و خیالات، جدید طرز ادا، انوکھے طریقۂ تعبیر اور نرالے

Scanned with CamScanner

اسلوب سے مالا مال کر دیں جن سے ادب میں نکھار اور جاذبیت میں اضافہ ہو۔

رابطہ قلمیہ کے اغراض و مقاصد کو ہر پہلو سے کامل ترین انداز میں پورا کرنے کے لئے جبران نے اپنی شخصیت کو وقف کر دیا تھا اور وہ گویا رابطہ قلمیہ کا رمز نشان بن گیا تھا۔ جبران اس تحریک سے اتنا قریب تھا کہ اراکین رابطہ نے جس زبان و اسلوب کو اپنایا اس کا نام "البلاغۃ الجبرانیہ" رکھا گیا اور اسطرح جبران ایک صاحب اسلوب ادیب کی حیثیت سے رابطہ قلمیہ کے ذریعہ میدان ادب میں رونما ہوا۔ چنانچہ بعد کے ادیبوں نے ان کے اسلوب کی پیروی کی اور اس طرز تحریر و ادا کو اپنایا جن میں لطفی منفلوطی، توفیق رافعی وغیرہ ہیں۔

Scanned with CamScanner